نُور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۲۷۔ اگست ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ۱۱ر

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ۱۲ر

،، دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام رفی کاپی عہ۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

ناظرین کئی ہفتوں سے جو مسیحی معجزات کا بیان نور افشاں کے مسلسل پرچوں میں پڑھ رہے ہیں۔ وہ نمبر ہذا کے ساتھ اختتام کو پہنچا ہے۔ اور آئندہ نمبر سے پانچواں باب بعنوان "مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا" شروع کرینگے ،، مسیح کا جی اُٹھنا مسیحیت کی زندگی۔ اور اُسکے سارے وعدوں قول اقراروں اور اُمیدوں کا جی اُٹھنا ہے ،، وہ کیسا ہی صاحب معجزہ۔ کامل اخلاق۔ اعلیٰ معلم۔ بنی آدم کا خود نثار دوفادار دوست کیوں نہ ہوتا۔ لیکن اگر وہ جی نہ اُٹھتا تو اُسکی اِن تمام خوبیوں سے دُنیا کے لوگ بہت کم مستفیض ہوتے۔ کیونکہ وہ سب رفتہ رفتہ اُسکے ساتھ سرد ہو جاتیں ،، شاید چندے مسیحیت کا نخل اُمید پھولتا۔ لیکن پھلتا نہیں۔ اور جیسا گذشتہ اشاعت میں ذکر کیا گیا۔ اگر گنہگار بنی آدم کے لئے مسیح کا مرنا ضرور تھا۔ تو اسکا پھر جی اُٹھنا ضرورتر تھا۔ کیونکہ یہہ دونوں باتیں ایک دوسری کے بغیر اُنکے کسی کام کی نہ تھیں ،، مسیح کا جیتے جی آسمان پر صعود کر جانا۔ یا مر کے ہمیشہ کے لئے مردہ رہنا ہر دو باتیں نہ صرف مقاصد مسیحیت کے خلاف۔ اور نجات کے کام میں بیصرف معلوم ہوتیں۔ بلکہ دنیا میں مسیح کے ظاہر ہونیکو ایک فعل عبث ٹھہراتی ہیں ،، اگر اِن دو ضروری باتوں کا صاف اور صحیح تعلیم و بیان کتب مقدسہ میں مندرج نہ ہوتا تو ہم نہیں جانتے کہ وہ بجز ایک تقویم پارینہ تواریخی ماجروں کے اور کسی کام میں آسکتیں ،، خدا کا شکر ہو کہ جب غیر اقوام اِن باتوں کی بابت بحالت شک و شبہ مبتلا ہیں۔ اور اُنکے انکشاف و بیان کے لئے مختلف قیاس دوڑاتے۔ اور طرح طرح کی رائیں ظاہر کرتے ہیں کتب مقدسہ اول سے آخر تک اُس مبارک وجود کی ممات و حیات کی مسلسل و مفصل واقعی سرگذشت طالبان حق کے پیش کر رہی ہیں ،، لیکن لوگ نہیں چاہتے کہ "نوشتوں میں ڈھونڈھیں" اور حقیقت کو حاصل کریں اور نجات پائیں ،، اُس دولتمند مبتلائے عذاب دوزخ کو ابرہام کا یہہ کہنا نہایت درست معلوم ہوتا ہے کہ "جب وے موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے تو اگر کوئی مُردوں میں سے اُٹھے تو اُسکی بھی نہ مانینگے"۔ لوقا ۱۶۔ ۳۱ +

قوم یہود

انگریزی پریس روس کے ہاتھوں سے یہودیوں کے ستائے جانے کا بیان کرتا۔ اور اُسکے ممکن نتایج پر از روے مذہبی۔ نبوتی انسانیتی۔ کفایتی اور قومی رائے کی بہت سی پوئنٹوں سے بحث کرتا ہے اُن مختلف تجویزوں میں۔ اُن ہزارہا اشخاص کے لئے جو فی الحال بمجبوری بے گھر ہیں۔ ایسی عام قبولیت

کے مطابق اور کوئی تجویز نہیں ہے جیسی وہ جو سیمی کے دلکو شیدہ سے مشتعل کرتی ہے - یعنی یہ کہ وہ مقدس زمین اور اس کے ممالک متعلقہ میں آباد ہوں :: برعکس علی العموم ہمدردی کے جو یہودیوں کے حق میں بیرحمی سے پیدا ہوئی ہے - ہر ایک قوم انہیں اپنے ملک سے اپنے ہمسایہ کے ملک میں گذرجانے کے لئے فکرمند ہے - گویا کہ وہ ٹڈی دل ہے :: ہم اخبار کرنیکل سے خلاصہ ذیل لکھتے ہیں :: "روس برابر یہودیوں کا شکار کر رہا ہے اور دوسروں کو جو "آرتھوڈکس" عقیدہ کے موافق نہ ہوں ستا رہا ہے :: ایک اور تازہ خلاف یہود تجویز اُن سب فوجی ڈاکٹروں کو جو عبرانی نسل سے ہوں متوجہ کرتی ہے کہ وہ یونانی کلیسا میں داخل ہونے - یا اپنی جگہوں کو خالی کرنے کے درمیان جس بات کو چاہیں پسند کرلیں :: یہ بھی ارادہ کیا گیا ہے کہ آیندہ کے لئے یہودیوں کو موروثی ریاست کا کوئی حق نہ دیا جائے - کہ جسکے باعث وہ سلطنت کے کسی شہر میں بے روک ٹوک بس سکیں :: فی الحال ہزارہا یہودی نقل و حرکت کر رہے ہیں جنہیں اکثر بڑے خوف میں مبتلا ہیں - کہ اجنبی ممالک میں انکی کیا حالت ہوگی :: بیان کیا گیا کہ الگزنڈریہ لائن کا ہر ایک روسی میل سٹیمر یافا کے لئے یہودی مسافروں کا ایک انبوہ لئے جاتا ہے :: ان لوگوں کا زمین مقدس میں جمع ہونا یسعیاہ نبی کے اس سوال کیطرف اشارہ کرتا ہے "یہ کون ہیں جو بدلی کیطرح اڑتے آتے ہیں - اور کبوتروں کیطرح اپنی کابک کیطرف" ہمارے معزز کارسپانڈنٹ لکھتے ہیں - "وہ یہودی جو اوڈیسے سے پالسٹین کو گذشتہ پندرہ دن میں روانہ ہوئے ہیں - کم سے کم دو ہزار متنفس ہیں - اور یہ سب سے بڑی تعداد یہودیوں کی ہے جو شہنشاہ ہیڈرین کے حکم سے انکے آخری اخراج کیوقت سے اسقدر قلیل عرصہ میں اس سرزمین کو لوٹے ہیں :: براعظم کے اخبارات میں اس بیان کا شایع ہونا کہ روس کے ہزار دل جلاوطن یہودیوں کی مدد کرنیکو انگلستان میں آنے کے لئے ایک سوسائٹی قایم ہوئی ہے - کسی قدر جوش کا باعث ہوا ہے :: انگریزی یہودیوں کی بیچارگی یقیناً اس تجویز کی مخالفت کریگی - اور لہذا گمان غالب نہیں ہے کہ اسپر عمل درآمد ہو ::

لنڈن اور منچسٹر میں یہودیوں کی مجلسیں انکے زمین مقدس میں آباد ہونیکی تائید میں فراہم ہوئی ہیں :: مئی ۲۳ - کو گریٹ اسمبلی ہال - میل انڈ روڈ میں عبرانیوں کا ایک مجمع کثیر فراہم ہوا کہ ایسا مجمع شاید انگلستان میں پہلے کبھی نہ ہوا تھا :: عرضی جو اس مجمع کیطرف سے لارڈ رودشیلڈ کی خدمت میں گذراننے کو لکھی گئی وہ ٹھیک عہد عتیق کی زبان میں تحریر ہوئی ہے جسمیں فقرات ذیل مندرج تھے :-

"کیا صیہون کی بیٹی کے زخم کے لئے کوئی علاج نہیں ہے؟ بوقت تکلیف ہماری آنکھیں اور دل اُس ملک کیطرف لگے ہوئے ہیں جہاں ہمارے باپ دادا بستے تھے - اور ہر ایک اپنے انگور اور انجیر کے درخت تلے تھا :: اُن لوگوں میں سے جو شمالی ملک سے نکالدئے گئے ہیں اکثر زمین مقدس میں واپس جانیکے لئے مشتاق ہیں :: وہ اس پتھریلی بالو ریت کو پیار کرتے اور اسکی خاک کو پسند کرتے ہیں - اور اگر اُس مقدس زمین کی کاشت کی انکو اجازت ملے تو وہ اپنے تئیں فی الحقیقت مبارک جانینگے :: اگرچہ اسوقت کہیں کہیں وہ زمین بنجر ہے - اور اپنا حاصل نہیں دیتی لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ آدمی کے ہاتھ کا قصور ہے - اور آدمی کا ہاتھ اسکا علاج کریگا :: اس ملک کی گورنمنٹ سے ہم اپنے مصیبت زدہ اور پست حال بھائیوں کی مدد کے لئے منت و درخواست کرتے ہیں - تلوار سے نہیں لیکن اُس دوستانہ خدمت سے جسکا کرنا انکے اختیار میں ہے :: اُن سبھوں کے حق میں جو ہلاکت کے لئے ٹھہرائے گئے ہیں - وہ اپنا منہ کھولیں :: گورنمنٹ روس سے انکے لئے وکالت کریں تاکہ وہ اُن لوگوں کی روانگی کو آسان کرے - اور گورنمنٹ ٹرکی سے - تاکہ وہ انہیں امن کے ساتھ لینے - اور کاشتکاری کرنے اور مویشی پالنے کے لئے پالسٹین اور اضلاع گرد و نواح میں قطعات زمین پر مناسب قیمت کے ساتھ قابض ہونیکے لائق کرے ::

از پنجاب مشن نیوز

بقول کوکب ہند کئی برس گذرے کہ مدراس میں ایک مسلمان نے قرآن کا ترجمہ ہندوستانی میں کرکے چھپوایا - پر اُس شہر کے مولویوں نے بلکہ اُس شخص کو اور اُسکے ترجمہ کو اسلام سے خارج کردیا :: انہوں نے کہا کہ عربی قرآن کے ساتھ لفظی ترجمہ کافی ہے - پر قرآن کو بامحاورہ اُردو میں چھپوانا کفر میں داخل ہے :: اب سید حسین بلگرامی حیدرآباد میں قرآن کا ترجمہ انگریزی میں کرتے ہیں اور وہ انگریزی و عربی دان علمائے اسلام کی منظوری سے شایع ہوگا :: اس ترجمہ کی بابت مسلمانوں میں بڑی تکرار ہوگی :: قرآن کے مختلف نسخوں میں بہت اختلاف ہے :: اصل عربی میں یہ باتیں کم نمود ہوتی ہیں - پر جبکہ اُن لفظوں کی مختلف صورتوں کو ایک خاص معنی دینا پڑیگا تو اسلام کی کمزوری دکھلائی دیگی :: پرانے مولوی لوگ تو قرآن کے معنی کرنا ہی منع بتلاتے تھے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ایک ایک لفظ و آیت کے معنی کئی کئی طرح پر ہو سکتے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ جو معنی اسکے ہم کریں وہی صحیح ہیں - اور بصورت اور معنی کرنے کے خوف کفر ہے :: شکر ہے کہ اب وہ خیالات تو محمدی مولویوں کے دلوں سے کسیقدر رفع ہو چلے ہیں - اور قرآن کا ترجمہ و معنی نہ صرف اُردو میں کرنا کافی سمجھتے بلکہ انگریزی زبان میں - جو بقول اولڈ فیشن والے مولویوں کے اہل جہنم کی زبان ہے - اور اسی خیال سے عام مسلمانوں کو اسکے پڑھنے پڑھانے سے منع کرتے تھے - کہ ایسا نہ ہو بوقت نزع انگریزی بولنے لگیں - ترجمہ کرنے پر مستعد ہوئے ہیں :: قرآن کے ترجمے تو عیسائیوں نے انگریزی - جرمن - فرنچ وغیرہ زبانوں میں کرڈالے ہیں - اور جو کچھ خوبی اسمیں ہے سب دیکھ بھال لی ہے - لیکن مسٹر کوئیلم وغیرہ کی خاطر ایک اور ترجمہ اسکا انگریزی میں مسلمانوں کیطرف سے کیا جائے - تو اور کچھ نفع و نقصان تو ہوگا یا نہ ہوگا :: لیکن آثار زمانہ سے یہ بھی تواریخی اڈیشن ٹھہریگا ::

گذشتہ اشاعت کے لیڈنگ کالم میں ذکر ہوا تھا کہ امام حسین کے مارے جانے اور نجات امت عاصی کے لئے بھوکھ پیاس وغیرہ تکلیفات سہنے کا خیال تو محمدیوں میں اچھا ہے۔ جیسا کہ قیافا نے قوم یہود کے روبرو ظاہر کیا تھا۔ لیکن اگر ایسے کام کے لایق کوئی آدمی نظر میں آوے تو وہ عجیب شخص ہو۔ جو فوق الفطرت ہو کر بھی بجز گناہ کے ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا جاکر نہ صرف اپنی قوم کی خاطر بلکہ ساری دنیا کے لئے تکلیفات سہنے اور لوگوں پر اپنے کو تصدق و قربان کرنے میں اپنی رضامندی ظاہر کرے ؛؛ مسیح بھی صلیب پر تشنہ لب مارا گیا۔ اور پیاس بجھانیکو۔ نبوت کے موافق۔ دشمنوں نے اسکو سرکہ پلایا ؛؛ اسکی شہادت راضی برضائے الہی معلوم ہوتی ہے جس سے اسنے اپنے کو دریغ نہ کیا۔ لیکن امام حسین نے افواج یزید کے افسروں سے کہا کہ :-

رخصت دو ہند کی طرف اب فساد شر
لو قسم عرب میں نہ آؤنگا عمر بھر
مکہ مدینہ شام مبارک یزید کو
یثرب کا انتظام مبارک یزید کو

یہ باتیں اتمام حجت کے لئے نہیں لیکن حقیقتاً عمل کرنیکے لئے کہی گئی تھیں۔ اور بروز عدالت مخالفوں سے مواخذہ نہ کرنیکا وعدہ بھی آپ فرماتے رہے۔ لیکن قتل ہونے سے نہ بچے ؛ مسیح کے اپنے کو گنہگاروں کے بدلے قربان کرنے۔ اور اُنکی خاطر دکھ سہنے کو۔ امام حسین کی شہادت اور تکلیفات سے مقابلہ کرو تو آسمان و زمین کا فرق نظر آئیگا۔ اور آخر کو اُسی مذبح جفا پر نگاہ ٹھہریگی جسکے لئے یحییٰ نے گواہی دی اور دکھلایا کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے ؛

بعض مسیحی برادر جنکے دلوں کو خداوند نے نیٹو کرسچن ایجوکیشنل فنڈ میں شامل ہونے اور اس نہایت قومی ہمدردی کے کام میں مدد دینے کے لئے اُبھارا ہے۔ ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ ہم اس بارہ میں کس سے دریافت کریں ؛؛ کس کے پاس چندہ بھیجیں ؟ اسکا کیا انتظام ہے ؟ اُن سبھوں سے عرض یہہ ہے کہ وہ براہ راست خیرخواہ قوم مولوی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقیمی بھنڈارہ ممالک متوسطہ سے خط وکتابت کریں۔ اور فہرست چندہ بھی اُنہیں کے پاس بھیجیں ؛؛ ہمیں اُمید ہے کہ مولوی صاحب کمرہمت باندھکر اس کام کو جسکے وہ سب سے اول محرک ہوئے ہیں باقاعدہ انتظام کے ساتھ انصرام فرمائینگے ؛

مسیحی معجزات کے بیان میں

پھر یہہ امر لایق لحاظ ہے کہ یسوع کے معجزات فرضی وطفلانہ۔ بے معنی عجیب المخلوقیاں۔ اناجیل غیرمستند یا دین محمدی کے معجزات کی مانند نہ تھے ؛؛ بلکہ بخلاف اسکے وے جو کچھ مسیح میں تھا۔ اور جو کچھ اس کا مقصد عظیم تھا اسکے حقیقی اظہارات تھے ؛؛ وے پُرمطلب نشان تھے وے نہ صرف اُسکی رسالت اور اُسکی تعلیم کی اسناد تھے لیکن وے صداقت کی تعلیم دینے اور بیان کرنیکا حقیقی وسیلہ تھے ؛؛ وے تمام خلقت پر۔ ہوا اور سمندر پر۔ نباتی اور حیوانی سلطنتوں پر انسان کے جسموں اور دلوں۔ عالم موت اور ارواح خبیثہ پر موثر ہوتے ہیں ؛؛ اور اس سے وے ثابت کرتے ہیں کہ یسوع سچ مچ سبھوں کا خداوند ہے ؛؛ وے معجزات سب شفا بخشنے والے اور رحم و خیرخواہی کے تھے۔ اور اس سے وے ظاہر کرتے ہیں کہ اسکی رسالت ایک رحیم اور شفابخش رسالت تھی کہ وہ انسان کی زندگی اور نور ہے۔ زندگی کی روٹی۔ قیامت اور زندگی ہے ؛؛ ہم اسکے معجزات میں بھی انجیل کو پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ اُسکی زبانی تعلیم اور اُسکی تمثیلوں میں اور ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ وہی انجیل ہے ؛؛ یا یوں کہیں کہ اسکے معجزات نہ صرف اُسکی شخصیت لیکن یسوع کی تعلیم اور رسالت کے ساتھ بھی موافقت رکھتے ہیں اور یہہ موافقت اُنکی حقیقت قایم کرنیکے لئے ایک اور قوی باعث ہوتی ہے ؛

ہم اس مشاہدہ کو اس بات کے ایک سادہ بیان کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔ کہ مسیحیت میں معجزات جبکہ عقلاً و انصافاً ایک مرتبہ قایم کئے گئے۔ صاف کیا طلاوت کرتے ہیں ؛؛ جبکہ یسوع کے اخلاقی چلن کے ساتھ ملائے جائیں تو وے معجزات اُسکے اختیار اور اُسکی تعلیم کے کامل اقتدار پر دلالت کرتے ہیں ؛؛ ایسا کرنے سے وے اُن فوق الخلقت تعلیمات کو جنکی وہ منادی کرتا تھا ثابت کرتے ہیں ؛؛ وے خصوصاً اُسکی الوہیت۔ اور کفارہ۔ ایمان سے نجات۔ قیامت۔ آخری عدالت۔ اور ابدی حیات کی تعلیمات کو ثابت کرتے ہیں ؛؛ یے ایسی تعلیمیں ہیں جنکا یقین کے ساتھ معلوم کرنا محض عقل کی رسائی سے بالکل باہر ہے ؛؛ اور جو صرف ایک فوق الخلقت الہام سے ہی معلوم کیجا سکتی ہیں ؛؛ المختصر معجزات اُن سب اعلیٰ تعلیموں کو جو ہمارے مذہب کو مسیح کی بیقیاس دولت اور الوہیت کے خزانوں سے مالامال کرتے ہیں۔ اور جنکے بغیر وہ فی الحقیقت لاچار اور کمزور رہتا۔ اور اُسکی زندہ طاقت کبھی کی زمین سے غائب ہو گئی ہوتی۔ اپنے ساتھ ساتھ شامل رکھتے ہیں ؛؛ وے ثابت کرتے ہیں کہ فوق الخلقت ایک عظیم حقیقت بلکہ حقیقتوں کی حقیقت ہے۔ جسمیں روحانی آدمی کی روح زندہ رہتی اور گویا اُسکی نازک تاثیر سے سراسر متاثر ہو کر۔ ایک غیرمرئی آسمانی سمندر میں سانس لیتی ہے ؛؛ وے ظاہر کرتے ہیں کہ زمین پر ہماری زندگی کا چھوٹا دایرہ ایک فوق الخلقت منطقہ سے گھرا ہوا ہے۔ جو صبح کے ایک خوشنما گل گلاب

کی مانند فضل کے وسیلہ ہمیں اچھی اور سچی اُمید بخشتا ہو کہ جب ہماری زندگی کا ستارہ پچھم میں غروب ہوتا ہو۔ وہ صرف اسلئے غروب ہوتا کہ اُس آسمانی ملک میں جہاں بالکل زندگی اور رونق ہو۔ ابدی پہاڑوں کی چوٹی کے اُس پار طلوع ہو ✣

مُراسلات

ایک اقراری محمدی فریبی

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۳ جلد ۱۹)

دو ایک برس ہوئے کہ ایک شخص جو اپنا نام کپتان جیمس ولسن۔ اور اپنے باپ کا نام مسٹر ولسن چیف جسٹس کلکتہ۔ اور اپنے آپ کو کیمبرج یونیورسٹی کا گریجوایٹ بتاتا تھا (حالانکہ اپنے دستخط کئے تو کپتان کے اسپیل جسکے ہجے بھی انگریزی میں صحیح نہ لکھ سکا) یہاں بھی ناگپور۔ وکامٹی وبھنڈارہ میں پھرتا پھرا۔ اور اپنے کو یوروپین مولوی صاحب کے نام سے مشہور کرایا ✣ یہاں کے مسلمانوں نے بہت کچھ اُسے دیا دلایا۔ اور بڑے زور وشور سے غل مچایا ✣ وہ بازار میں غریب عیسائیوں کے مقابل مسلمانوں کی گویا فوج لیکر کھڑا ہوتا۔ اور بڑے جوش وخروش اور زور وشور سے محمدی منادی کرتا۔ اور آستینیں چڑھا چڑھا کر عیسائیوں پر حملہ کرتا۔ اور پھر آپ ہی حاکموں کے پاس اُنکی ناحق کی شکایتیں کرکے اور دھمکا دلکار دباؤ ڈالتا تھا ✣ آجکل مسلمانوں کا حال یہہ ہو رہا ہو۔ کہ اپنے دین اور ایمان اور دینی کتابوں کو تو اس روشنی کے زمانہ میں اس لائق نہیں دیکھتے کہ انہیں پیش کرکے اسلام اور بانی اسلام کی حقیت دکھا سکیں۔ بلکہ ان سب کو چھپاتے پھرتے ہیں۔ اور بہت سے بیدار مغزوں نے تو اُسکے اکثر حصہ سے انکار ہی کرنا ضرور سمجھا ہو اسطرح کہ فقہ تو چھوڑ ہی بیٹھے۔ حدیث کا بھی بلاتعین اکثر حصہ سچا نہیں بتاتے۔ رہا قرآن اُسکی بھی اڑھی ترچھی زمانہ سازی کی تفسیریں اور تاویلیں کرکے اگر حقیقت میں دیکھو تو اسلام برائے نام باقی رکھا ہو ✣ اُسکی پشتی میں بالتوجس کسی یوروپین کے قول عنت ربود کے طور پر ہی پیش کرتے ہیں۔ کہ فلانے مسٹر نے اسلام یا بانی اسلام کی نسبت یہہ کہا۔ یا فلانے ڈاکٹر نے اُنکی نسبت یہہ رائے دی ہو۔ پر اس بات کا ذکر زبان پر نہیں لاتے۔ کہ وہ مسٹر اور ڈاکٹر کون اور کیسے کس لیاقت اور واقفیت کے آدمی ہیں۔ یا تھے۔ اور ویسی رائے دینے سے اُنکی خاص غرض کیا تھی ✣ یہہ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ اُنکی پوری پوری رائے بھی نہیں لکھتے۔ اور جو کہیں بھول بھال کر لکھ بھی گئے ہوں تو یہہ کہتے ہیں۔ کہ یہہ دوسری بات اُسکی ناواقفیت کے سبب سے ہو۔ جو اُسنے پچھلے اسلام اور بانی اسلام کی نسبت لکھی ہو ✣

اسیطرح اگر کہیں کسی یوروپین کا نام سُن پاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگیا۔ پھر تو دنیا بھر میں شور وغل مچا دیتے ہیں ✣ بڑے بڑے عقلمند نادان بن جاتے ہیں کیسا ہی لچر اور فریبی آدمی بھی مسلمان ہونیکا اقرار کرے۔ پھر تو ساری زمین سر پر اُٹھا لیتے ہیں۔ اور اُسے آسمان پر چڑھا کر نہ صرف مسلمان بنائے بلکہ نہایت تعجب اور افسوس کی بات ہو کہ چھوٹے اور بڑے اُسے فوراً اپنا پیر* و مرشد بنا بیٹھے ہیں ✣

غرضکہ ایک عرصہ تک یہہ شخص یہاں قبلہ وکعبہ بنا پھرا۔ اور بہت کچھ روپیہ کمایا۔ وہ ایک درخت کے پتے پر کلمہ لکھے ہوئے ہونے کا قصہ یہاں بھی بتاتا تھا۔ لیکن غالباً اپنے اسلام کی وجہ بتاتا تھا ✣ تو پادریوں کے مسلمان ہونے کی کہانی اُسنے اب نئی گڑھی ہو ✣ اگر وہ یہاں کے دور دور اور اونچے اونچے پہاڑوں میں پھرتا تو ہزاروں ہزار درخت ایسے دیکھتا جنپر سیتا اور رام گویا قدرت سے لکھا ہوا ہو۔ وہ ہرگز سیاہی یا دوات قلم سے نہیں لکھے گئے۔ تب اُسے اور اُسکے پیروؤں کو رامانندی ہندو ہونا چاہئے ✣

اُسکے یہاں کے اور موریشس کے بیان میں یہہ بھی فرق ہو۔ کہ یہاں وہ اپنا دو برس پہلے مسلمان ہونا بتلاتا تھا۔ اور یہہ بھی کہ اُسکے والدین دس بارہ برس ہوئے کہ مسلمان ہوگئے ہیں ✣ اور یہہ تو مجھے ٹھیک یاد ہو کہ اُسنے کہا کہ ”میرے والد نے پنشن لے لی۔ اور چار سو یا پانسو روپیہ ماہوار پاتے۔ اور مکہ یا مدینہ میں رہتے ہیں“ ✣ اور اب موریشس جزیرہ میں اُسکے خلاف کہا۔ کہ اُسکے والد کلکتہ میں مسلمان ہونے کو راضی ہیں جنہیں مسلمان کرنے جاتا ہوں۔ اور یہہ بات اسے اور مسٹر کو ئیلم کو ٹھیک معلوم ہوگی کہ اُسنے اُنہیں یا اُنہوں نے اسے مسلمان کیا ہو یا دونوں باتیں غلط ہیں ✣

راقم صفدر علی از بھنڈارہ
ممالک متوسط

*جیسا کہ مسٹر کوئیلم کو ہندوستان کے مسلمانوں نے شیخ الاسلام کا خطاب دے رکھا ہو ✣ ایڈیٹر

الہام

اس عنوان کا ایک مضمون علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں اور اُس سے منقول اودھ اخبار میں شایع ہوا ہو۔ الہام کے اصطلاحی معنی اور الہام کی قسمیں اور اُسکے نتیجے جو کچھ اسمیں لکھے ہیں وہ صرف محمدی الہام سے علاقہ رکھتے ہیں۔ وہ سب تخیلات اور توہمات جو دیوانہ پن سے کم نہیں ہیں۔ وہ اُنہیں سے علاقہ رکھتے ہیں مسلمانوں

کو چاہئے کو سر سید احمد خان صاحب کی باتوں کو جانچیں اور پرکھیں اور ویسا ہی پائیں تو اُن تخیلات اور توہمات سے سر خالی کریں۔ لیکن اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے رسولوں اور نبیوں اور مقدسوں کے الہام اُنسے بالکل جدا ہیں ؞ ہماری اصطلاح میں الہام اور وحی ایک ہی چیز کا نام ہے۔ وہ ایسا کلام ہے جو روز روشن کی مانند سچ مچ خدا کیطرف سے بندہ کیطرف اسکے دل میں ڈالا جاتا ہے یا جن جن سچی باتوں کے بیان کرنیکا اُسے حکم ہوتا ہے ؞

یہہ بات بھی سوچنے کے لائق ہے کہ جو باتیں سید صاحب نے تبیین الکلام کے دوسرے مقدمہ میں وحی اور الہام کی تعریف اور اقسام کی نسبت لکھی ہیں اُنسے اوس اس مضمون سے کیا میل ہے ؞

راقم ایک عیسائی سید

نیٹو کرسچن

فہرست چندہ ایجوکیشنل فنڈ جنڈیالہ

۱-	ڈاکٹر یوحنا صاحب	۴/
۲-	منشی وارث الدین صاحب	۴/
۳-	منشی سلیمان صاحب	۱/
۴-	جناب مس ہانلی صاحبہ	مے/
۵	مولوی نور الدین صاحب	۴/

جملہ مبلغ ۱۲/ مے

کمیٹی نے جس غریب عیسائی لڑکے کو مدرسہ میں داخل کیا ہے اُسکا نام بھگو سنگھ ہے ؞ ابھی وہ اپر پرائمری گورنمنٹ اسکول میں داخل ہوا جب وہ یہاں کی پڑھائی ختم کریگا۔ تو کسی ہائی سکول میں بھیجا جائیگا ؞ ابھی اُسکی عمر ۹ برس کی ہے۔ کمیٹی نے بندوبست کیا ہے کہ وہ ۱۲ سال تک جبکہ اُسکی عمر ۲۰ برس کی ہوگی متواتر تعلیم اور تربیت پائیگا ؞

بندہ اس کمیٹی کا نہایت شکرگذار ہے اور رہیگا۔ کہ اگرچہ جگہ چھوٹی اور کلیسیا بھی تعداد ممبروں میں چھوٹی ہے توبھی وہ خداوند کی نظر میں اپنی ہمت اور غریب عیسائیوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے کوشش کرنے میں بڑی اور پہلی اور دوسرے مقاموں کیلئے عمدہ نمونہ ہے۔ خصوصاً جناب مس صاحبہ کی غریب نوازی زیادہ احسانمندی کا باعث ہے ؞

احقر صفدر علی۔

ریورنڈ تارا چند شاہ دی صاحب

ڈی ڈی مرحوم کا

مختصر تذکرہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۳۴)

آپ غریب مسیحیوں کی دعوتیں بڑی مسرت سے قبول کرتے تھے۔ ایک وقت ہم کو ایک مسیحی بھائی کے گھر دعوت تھی۔ اُس نے اپنی قومی رسم کے مطابق تمام مصالوں کو جلا دیا اور پھر کوئلے کے ساتھ انکو پیسا اور شوربا خوبصورت اور خوش رنگ اور خوش مزہ بنانیکو سالن میں ڈالدیا جس سے شوربا مثل سیاہی کے سیاہ ہوگیا۔ اسواسطے بہت تیز تھا۔ گیہوں کی روٹی مثل ہاتھی کے کانوں کے تھی اور آدھی کچی تھی۔ مرحوم بزرگ نے روٹی سالن سے لگا کر کھالی اور دیوا اشتہا کو دفع کیا۔ راستے میں مجھ سے کہنے لگے کہ ہم نے کھانے سے پہلے برکت مانگی تھی اس منعم نے ہمیں صبر دیا۔ اب بھوک نہیں ہے ؞ وہ صرف نظام انجیلی کو قوت دینے کے لئے غربا کے گھر کھانے تھے اور اُنکے ساتھ راہ و رسم رکھتے تھے۔ اور واعظین کے لئے اپنے تئیں نمونہ گردانتے تھے ورنہ اُنکو ثقیل اور ایسی غذائیں ہضم نہ ہوتی تھیں۔ وہ حیدر آباد نظام میں صاحب رزیڈنٹ کے مہمان ہوتے تھے۔ وہ بارہا گورنروں کے مہمان ہوتے تھے۔ اور صاحبان یورپ کی اوپر کے درجے کی سوسائٹیوں میں رہتے تھے باوجود اس وہ اپنے مقصود کو نہ بھولے تھے اور غربا کی صحبتوں سے نہ شرماتے تھے ؞

ناشتے کے بعد ایک گھنٹا دعاخانہ میں رہتے تھے اور کتب اقدس کا مطالعہ کرتے تھے۔ ایک دو تفسیریں رہتی تھیں نظم کی کتابیں بھی ایک دو ہوتی تھیں۔ اپنے خیالات ڈائری (روزنامچہ) میں لکھتے تھے ؞ وہ دعاخانہ میں مطالعہ بیبل کرتے تھے جسکا نام انہوں نے "خدا کے ارادوں کو جاننا" رکھا تھا۔ کبھی "شیطان کے ساتھ جنگ کرنا" بھی کہتے تھے۔ اِن دونوں فقروں کو یوں بوجھتے تھے۔ کبھی کہتے تھے الہٰی ارادوں کو سمجھنے جاتا ہوں۔ کبھی کہتے تھے شیطان کے ساتھ جنگ کرنے جاتا ہوں کبھی کبھی دعاخانہ کے دروازے پر کھڑے رہجاتے تھے اور دروازہ بند کرنے سے پہلے بہت پیاری اور سنجیدہ آواز سے کہتے تھے "خدا کا نظام روحی ایمان سے دعاؤں اور فکر سے سمجھا تا ہے۔ خدا نے نظام روحی ہم پر کتاب اقدس کے ذریعہ سے ظاہر کردیا ہے۔ بیبل کا مطالعہ کرنا روحانی خزانہ جمع کرنا ہے" پھر وہ جھٹ دروازہ بند کردیتے تھے ؞ گاہ بگاہ مجھے دعاخانہ میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ گھنٹے بھر میں کم سے کم دو دفعہ دعا کرتے تھے۔ جہانتک مجھے یاد ہے وہ صرف اپنے پر آسمانی برکتیں نازل ہونے کو خدا سے التجا کرتے تھے۔ دعاخانہ میں اُس رحمۃ اللعالمین کے کاموں کے متعلق۔ خدا کی مسیح اور روح القدس کی صفات کے متعلق آیات منتخب کرتے تھے۔ اور کبھی افعال انسانی کے متعلق آیات چنتے تھے اور اُنپر غور کرتے تھے۔ اور مجھے بھی

انتخاب کر دیتے تھے اور میں بھی فکر کرتا تھا۔

وہ دن کو پاؤ گھنٹہ قیلولہ کرتے تھے۔ اُنکی کسالت جسمانی تھوڑی نیند سے دفع ہو جاتی تھی۔ شام کے چار بجے تک احباب کو خط لکھتے تھے اور دینی کتابوں اور اخبارات کا مطالعہ کرتے تھے۔ غیر مذاہب کے اکثر معزز انکی ملاقات کو آتے تھے۔ امیر سے لگا کر غریب تک کوئی روحانی باتوں کے سُنے بغیر خالی کان نہ جاتا تھا۔

شام کے چار بجے بنگلہ کے احاطہ میں کرسیاں اور بنچیں رکھی جاتی تھیں۔ آپ ایزی چیر پر بیٹھتے تھے جالنہ کے تعلیم یافتہ آپکی ملاقات کو آتے تھے۔ آپ میں گویا قوت مقناطیسی کا عمل تھا انگریزی مدرسے کے مدرس بلاناغہ بے بلائے آتے تھے اور رات کے آٹھ بجے تک آپکی صحبت میں رہتے تھے۔ امریکہ سے انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ سے بہت سے انگریزی اخبارات اور جرنل آتے تھے۔ دلکش آرٹیکلوں سے اُنکے ایما کے مطابق ایک انگریزی مدرس پڑھتا تھا۔ اور سب حاضرین سنتے تھے اور اُسپر گفتگو کرتے تھے۔ مدرس برہمنوں اور پارسیوں سے تھے۔ عجب لطف تھا۔ اور عجب جلسے تھے۔ میری آنکھیں اس فیشنیبل نئی روشنی کے زمانہ میں اُن پُرلطف جلسوں کو نہ دیکھینگی!!!

میں پیارے مرحوم کے کمرے میں سوتا تھا۔ آپ سونے سے پہلے پلنگ کے سرہانے تپائی پر پیتل کی شمع رکھواتے تھے۔ بیبل یا دینی کتاب سوتے ہوئے پڑھتے تھے۔ نیند غالب ہو جاتی تھی۔ تو کتاب ہاتھ سے گر جاتی تھی۔ میں نے اکثر دفعہ خصوصاً پچھلی رات کو جاگتے ہوئے گھنٹوں بھر دیکھا۔ کبھی دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں۔ دونوں ہاتھ بغلوں سے اونچے ہیں اور پھیلائے ہوئے ہیں اور آنکھیں آسمان کیطرف ہیں۔ اور دُعا مانگ رہے ہیں۔

موضع بیت ایل کے ایک چٹیل ٹیلے پر عالیشان گرجا تعمیر کروایا ہے۔ مسیحیوں کے لئے دو مدرسے ہیں۔ ایک لڑکوں اور دوسرا لڑکیوں کے لئے ہے۔ اُن کو مرہٹی کی ابتدائی تعلیم دیجاتی ہے۔ عموماً بیت ایل کے سب مسیحی زراعت کرتے ہیں۔ گرد نواح سے بہتیرے بیت ایل میں آباد ہوتے ہیں۔ دکن میں ایک قوم ہے جو مانگ کے نام سے مشہور ہے۔ اسکا پیشہ چوری اور رہزنی ہے۔ چوری نہ ملی تو بھیک کے ٹکڑوں پر گذر کرتی ہے۔ اور مرہٹوں کی شادیوں میں باجا بجاتی ہے۔ جتنے بیت ایل میں جالنہ اور دیہاتوں میں مسیحی ہیں سب اسی قوم سے ہیں۔ اب وہ چوری نہیں کرتے۔ بھیک نہیں مانگتے۔ اچھے پیشوں کے ذریعوں سے روزی کماتے ہیں۔ بہت سے جوانوں کو بڑھئی کا درزی اور چماری کا۔ لوہار کا کام سکھلایا گیا ہے۔ مسیحی درزیوں نے جالنہ کے بازار میں دُکانیں کھولی ہیں۔ جو قومیں مانگوں کے چھونے سے ناپاک ہو جاتی تھیں وہ اُنکی دُکانوں پر آتے ہیں اور اُنسے کام کرواتے ہیں۔ وہ بہ نسبت جالنہ کے درزیوں کے خوبصورت اور پائیدار کام کرتے ہیں اور وعدہ کا خیال زیادہ رکھتے ہیں۔

جالنہ۔ بیت ایل کے مسیحیوں کے طرز تمدن اور حسن معاشرت میں بڑی بھاری تبدیلی اس مختصر عرصہ میں انجیلی برکتوں کے سبب سے ہوئی ہے۔ وہ حالت وحشیانہ سے نکل کر حالت انسانی میں آرہے ہیں۔ اپنا ملکی لباس صاف اور ستھرا پہننے لگے ہیں۔ انکی مرہٹی اور اُردو زبان صاف اور شستہ ہو رہی ہے۔ پہلے وہ شراب اور سیندھی پیتے تھے اور بدمست ہو کر پڑے رہتے تھے۔ اب شراب سے انکو قطعی نفرت ہے۔ میں نے چار برس کے عرصہ میں صرف دو یا تین اشخاص کو شراب خواری کے جرم کے سبب جماعت سے خارج ہوتے ہوئے دیکھا۔ (باقی پھر)

منقولات

کلکتہ سے ایک پُرمذاق و بامحاورہ اور مہذب اخبار موسوم بہ جنرل کلکتہ شایع ہوتا ہے۔ جو دفتر نور افشاں میں بھی بطریق تبادلہ تھوڑے عرصہ سے آنے لگا ہے۔ گوہر آصفی اور جنرل جو ہر دو آٹھ آٹھ صفحوں کے اُردو اخبار ہیں برادران توام کیطرح ایک لفافہ میں ملفوف آتے ہیں۔ ہم کئی نمبر دونوں کے دیکھ لینے کے بعد باطمینان کہہ سکتے ہیں کہ بلحاظ سنجیدگی و متانت یہہ دونوں پرچے اہل ملک کے لئے۔ خصوصاً اردو خوان اور محاورہ پسند اشخاص کے لئے مفید ٹھہرینگے۔ اور مطبوع عام ثابت ہونگے۔ اگرچہ جنرل کا طرز کلام پنچ اخبارں کا سا ہے۔ لیکن مہذب اور پُرمطلب ہے۔ اخبار بنگا باسی کے مقدمہ میں جو اُسنے لکھا ہے بطور نمونہ ہدیہ ناظرین کے لئے نقل کرتے ہیں۔

ایڈیٹر

وھو ہذا

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

آخر بکرے کی ماں کبتک خیر منائیگی۔ بچاجی خوب دھوتی سنبھال سنبھال اور کوٹ کا شکا کر گالیاں بکا کرتے تھے۔ دیکھا ایک چپت میں ساری پھکڑبازی بھاگ کر جی کے پیٹ میں جا گھسی نا! ابھی تم تو سستے چھوٹے ہو۔ سیدھی سیدھی کام کی باتیں کرو۔ ابھی بیکار بڑبڑانے

مردک پر پُرانے حقہ کا پانی اور سو جُوتے :: مجھکو بھی آپنے کوئی فضول گو اور دشنام باز بنگلہ اخبار کا نامہ نگار یا ایڈیٹر سمجھ رکھا ہو :: لیجئے سنئے - آپ کا بنگلہ ہمعصر "بنگا باسی" کے مالک - ایڈیٹر - منیجر اور پرنٹر پر گورنمنٹ نے وہ چپت رسید کی ہو - کہ بچاجی کی چاند گنجی ہو گئی اب وہ حق سنبھالے نہیں سنبھلتی ہو :: آخر کیوں اور کس قصور پر - حضت فاسفورس کا مادہ تو خیر سے ماہی خواری کے صدقے میں بنگالیوں کو کوٹ کوٹ کر دیا گیا ہو :: بچاجی کو شامت آئی :: کُتا کاٹے - تو تم کو مجھکو انکو اُنکو چھوڑ چھاڑ کر - آپنے ہماری عادل گورنمنٹ کو گالیاں دینی شروع کر دیں :: اور ہمارے ہر دلعزیز وایسرائے بہادر پر بھی ذاتی حملہ کر بیٹھا :: کچھ اشارتاً نہیں - بلکہ صاف صاف اسطرح صاف جیسے چنگری مچھلی کا سر :: تو اب بچاجی جاتے کدھر تھے - گورنمنٹ نے مقدمہ کی بیخ حضت کے مقتبر فرق مبارک پر ٹھونک دی - گرفتاری جاری ہوئی - اور "زندان کو چلے مچل مچلکر" چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ضمانت لینے سے بھی انکار کیا :: اور بات تھی بھی واقعی - بغاوت کے جرم میں ضمانت تو ہی نہیں - ہوئی کیونکرہ چلئے مقدمہ ہائیکورٹ روانہ - ہمارے آنریبل چیف جسٹس کا بھلا ہو - جنہوں نے اپنی رحمدلی سے دس دس ہزار نقد اور دس دس ہزار کی تحریری ضمانت لیکر آزاد کیا ::

مسٹر پنچ آپ کی توند سلامت رہے - حق تو یوں ہو کہ آپکا یہہ احمق ہمعصر بے ناحق اپنے کو بلا کے منہہ میں داخل کر بیٹھا :: آپنے اپنے قلم کی تیزی دکھانیکو قانون عمر رضامندی چھیڑا تو توبہ - قانون عمر زفاف کے خلاف میں آرٹیکل پر آرٹیکل تحریر بہ تحریر لکھکر کاغذ اور روشنائی کا ستیاناس کرنے لگے :: بیوقوف کو اتنی سمجھ نہیں جبکہ سانپ نکل گیا - تو اب بل کے کھود کھاد کرنے سے حاصل - دوسرے اُسکا ایڈیٹر شاید کبھی کبھی گھانس بھی کھا لیا کرتا تھا - اُسکو اتنی بھی خبر نہ تھی کہ اس ملک کی اکثر جماعت نے اس قانون کو ملک کے حق میں مفید سمجھا تھا :: اور گورنمنٹ نے اسکو مل سے بانس تو پہ پاس کر دیا - اُسکے ہم مذہب معززین نے لڑکیوں کی صحت کے حق میں اس قانون کو نسخہ اکسیر سمجھا - صرف بالک سہٹ پر آنریبل سر رومیش چندر متر ڈٹے رہے اور وہ اسکو اپنے مذہب کے خلاف ہی سمجھا گئے - اور یہہ اُنکے حق بجانب تھا - کوئی شخص جب کسی امر سے مخالفت کرتا ہو - تو اُسکی رائے پھر اُسکو اُسکی عمدگی کے سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی - اور وہ اُسی طرح سے بودم باوال رہجاتا ہو - ایسی حالت میں پبلک کے دماغ میں بغاوت کا مادہ پھیلانے سے حاصل - گالیوں کی بوچھاڑ سے اُسکو کیا ملا - بے کرایہ کا مکان - مفت کا کھانا - اور رفع حاجت کرنا ::

مسٹر پنچ اب اس جگہہ پر حضور ایجناب علیہ الرحمۃ والغفران کی رائے عالی میں یہہ خدشہ ہوتا ہو - آیا گورنمنٹ کو اُسکی اس بے تکی ہانک (بے ہنگام) پر خاموشی اختیار کرنی تھی - یا جیسا اُسنے کیا یہی مصلحت وقت تھا ؟ بھیا سو کی بات تو ایک یہہ ہو - کہ اُسکو اُسکے کردار کی ایسی ہی سزا ملنی تھی جیسی اُسنے پائی - لیکن ایک امر غور طلب اور بھی ہو - بوجھو تو جانوں - ہاں جی ہاں ہم بوجھ گئے - کیا ؟ کیا - کیا - بس یہی کہ گورنمنٹ کو اب اُسے معاف کر دینا چاہئے - بس یہی ! شعر فہمی عالم بالا معلوم شد - اجی ہم تو اس میں گورنمنٹ کی ہتک سمجھتے ہیں - کیونکہ اُسکی طاقت اور جبروت کے مقابلے میں وہ بیچارے تو کیا معنی بلکہ سارا ہندوستان ایک پشہ لنگ کی حیثیت رکھتا ہو - رعایا اور وہ بھی کون بنگالی رعایا پر غصہ نکالنا محض ہماری گورنمنٹ کی شان سلطنت کے خلاف ہو -

اچھا تو کیا وہ گالیاں کھا کر خاموش ہو جاتی ؟ اجی خاموش کیوں ہوتی - پرائیویٹ ذریعہ سے ایک کاغذی دھپ جما دیتی :: بس ان بنگالی مہاشاؤں کی دھوتیاں خراب ہو جاتیں - اور مارے خوف کے دن میں نین تجز انکو بھاگیرتی جی کے پیٹ میں گھسنے اور لکنے کی نوبت آجاتی اچھا ہمنے یہہ مانا - لیکن اُسکے اُن بیہودہ آرٹیکلوں کے اثر کو وہ کیونکر زائل کرتی :: بارے اُسکا اثر ہی کیا ہوا تھا واہ صاحب آپکو یہہ بھی خبر نہیں وہ ملک میں بغاوت کی آگ لگانا چاہتا تھا - یہہ تو میں جانتا ہوں - لیکن اُن آرٹیکلوں کو آپنے یا آپکے فرشتہ خان نے بھی دیکھا یا سُنا تھا - نہیں ! اجی میں تمہاری زبان کے صدقے اچھا اب بتائیے جب آپنے نہ دیکھا نہ سُنا تھا - تو عوام اور وہ بھی کون - بہار - اودھ - اور دوسرے صوبجات کے رہنے والوں نے کب دیکھا سُنا ہوگا :: پھر بُرا اثر کیا ہوتا خاک - واہ ! - آخر بنگالی دیکھتے تھے - اُنکے دماغ میں تو مادہ بغاوت حلول کرتا جاتا تھا - کیا کہنے ہیں - آپ کی اس عقل کے قربان جائے - بنگالیوں نے اگر دیکھا بھی - اور اُنکے دماغ میں بغاوت کا بھوت حلول بھی کر گیا - تو اس سے شدنی کیا ہو - یہہ غریب کاغذی کیڑے ٹھہرے - پھر تو یہہ لکھکر جسقدر جی چاہے اُنسے سُن لو - بھٹیاریوں کیطرح آنکھیں مٹکا مٹکا - کندھے تول تول - اور دھوتی سنبھال سنبھال کر اُنکو گالیاں بکتے ہوئے دیکھ لو - علاوہ اسکے یہہ اور کرہی کیا سکتے ہیں - تلوار یہہ بیچارے چھو نہیں سکتے - بندوق اُنسے اُٹھائی نہیں جا سکتی - "گویدا کا بھی کمر میں یہہ باندھ نہیں سکتے - پھر یہہ کسیکا کیا کرتے - قدرت کے حکم سے فطرت نے تو دلی ہمت - قوت - شجاعت اور لڑائی بھڑائی کے کاموں سے اُنکو بے بہرہ رکھا ہو :: پھر ایسے شخص کو مارنا - گویا اپنے آپ کو ذلیل کرنا ہو - بنگالیوں

کیطرف سے جب حضور پنجاب علیہ الرحمتہ اسقدر بے پرواہیں۔ تو ہماری گورنمنٹ کو ہم سے کر ڈرگونہ زیادہ بے پروائی کرنی چاہئے تھی۔ ہاں بات سچ ہے۔ گورنمنٹ نے مقدمہ جیتا اور اسکو ضرور جیتنا چاہئے اور ان ماہی خواروں کو سزائیں ملگئیں۔ تو ہماری گورنمنٹ کے ہاتھ کیا لگا۔ کچھ نہیں۔ رعایا اپنے قبضہ کی ہوتی ہے۔ وہ اسکو بہتیرے طریقوں سے سزا دیسکتی ہے۔ اچھا اب بلوا سکی زیادہ ضرورت نہیں۔ آگ جانے اور دھونکنی جانے۔ دھونکنے والے کی بلا کو کیا غرض پڑی ہے۔ جو مفت میں اپنا سر کھپائے ✦

راقم - مان نہ مان میں تیرا مہمان۔

انتخاب اخبار

ڈاکٹر بروس صاحب متعلقہ سی ایم ایس اپنے سالیانہ خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ آہ! ہم نے کسقدر عرصہ دراز سے خدا کے عزیز و قدیم لوگوں پر برکت کے لئے دعا مانگی۔ جو میں یقین کرتا ہوں کہ ملک فارس میں قریب ستر ہزار کے منتشر ہیں۔ خصوصاً انکے لئے جو اصفہان میں ہیں۔ خداوند کا نام مبارک ہو آخر کو اُسنے ہماری دعاؤں کو سنا۔ اور مسٹر نور اللہ کی معرفت جو لندن جیوس سوسائٹی کے ایک سرگرم ایجنٹ ہیں۔ انکے درمیان ایک نہایت عجیب و مفید کام ہو رہا ہے۔ ان یہودیوں میں سے دو کو بپتسمہ دیا گیا۔ ایک کو مسٹر کارلس نے اور دوسرے کو میں نے بپتسمہ دیا ہے۔ یہہ دونوں شخص ہماری عبادتوں میں برابر حاضر ہوتے ہیں۔ اور حقیقی مسیح کے حق میں نہایت مطابق گواہی دیتے ہوئے بڑی آزمایش اور تکلیف میں مبتلا ہیں۔ گذشتہ سنیچر کو مسٹر کارلس کو اور مجھکو یہہ حق ملا کہ ہم نے مسٹر نور اللہ کو ایک سکول بالغوں کے لئے یہودی محلہ کے اندر کھولنے میں مدد دی۔ بعد اسکے کہ ہم نے خدا کے کلام کو پڑھ کے اور دعا مانگ کے سکول کھولا۔ اور حاضرین یہود و مسلمانوں سے کلمات محبت بیان کئے ہم یہودی عبادتخانہ کو گئے۔ جہاں ہم نے ایک بڑی جماعت کو ایک عالم ربی کا وعظ سنتے ہوئے پایا۔ جو تھوڑے روز ہوئے یروشلم سے اصفہان کو دیکھنے کے لئے آئے تھے جس وقت وہ اپنے کلام کو ختم کر چکے تو مجھے پلیٹ فارم پر آنے اور لوگوں کو وعظ کرنے کے لئے اشارہ کیا۔ اور مجھکو ایک نہایت متوجہ جماعت کے سامنے حقیقی مسیح کے وعظ کرنیکا خاص حق ملا ✦ پنجاب مشن نیوز

مسس سیفرڈ ایک پرائیویٹ چٹھی میں جو اسی موسم بہار میں لکھی ہے یوں تحریر کرتی ہیں کہ "سچ مچ یہہ دیکھنا عجیب بات ہے کہ خدا یہاں کسقدر سرعت سے کام کر رہا ہے۔ اگلے وقتوں کی بہ نسبت یہودی کسقدر بدلے ہوئے ہمارے پاس آتے ہیں۔ انہیں یہہ اُمید داخل ہوتی جاتی ہے کہ خدا حقیقت میں انکا ملک اُنہیں واپس دینا چاہتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں بعض یہودی ہمارے پاس نو آبادیوں سے آئے۔ ہم نے انہیں بتلایا کہ خدا کسطرح اپنے کلام کو انہیں بے معلوم۔ پورا کر رہا ہے۔ کسطرح وہ عمارت جسکا یرمیاہ نے اپنی کتاب کے ۳۱ باب میں بیان کیا اُٹھتی جاتی ہے۔ اور کسطرح یرمیاہ کے ۳۲ باب کے بیان کے مطابق وہ زمین خرید رہے ہیں۔ اُنہوں نے پالشین کے انکو ملجانے کی تجویز کا ذکر کیا۔ اور اسکی نسبت ہمارے خیال کو دریافت کیا۔ ہم نے جواب دیا کہ خدا نے اپنے کلام میں فرمایا کہ اگر انکا زمین مصر سے نکال لانا ایک عجیب اور انسانی مدد کے بغیر کام تھا۔ پس زمین موعودہ کو انکا لوٹنا زیادہ تر عجیب کام ہوگا۔ اور خدا کا جلال ظاہر ہوگا ✦

ان یہودیوں نے ہم سے کہا کہ فی الحال اُن کی اکتیس نو آبادیاں ہیں۔ جنکے نام اُنہوں نے ہمیں بتائے ہم اس بات سے بڑے متعجب ہوئے۔ کیونکہ ہمیں کچھ خیال نہ تھا کہ وہ اسقدر جلد زمین مول لے رہے تھے۔ یقیناً ہم نے جنبش دیکھی ہے۔ اور اب ہم دیکھنے لگے ہیں کہ ہر ایک ہڈی اپنی ہڈی سے ملتی جاتی ہے۔ اور خدا جلد انپر پھونکیگا اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاینگے۔ اور خدا کیطرف سے زندگی اُنمیں داخل ہوگی ✦ سنہ

منی پور - ۱۳ - اگست ۱۸۹۱ء۔ شام کے سوا پانچ بجے گورنمنٹ انڈیا کے حکم سے سیناپتی کو پھانسی دیگئی اُسکا بال نثار جنرل ٹونگل جو اُسکی رفاقت میں ہمدم تھا۔ اسکے لئے بھی پھانسی پر چڑھائے جانے کا حکم صادر ہوا۔ اور وہ بھی چشم زدن میں اپنی زندگی نذر اجل کر بیٹھا۔ دونوں کے اعزہ و اقربا کی آنکھوں کے سامنے انکو پھانسی دیگئی۔ نعشیں رشتہ دار اُٹھا کر لے گئے۔ اور اپنی رسم کے مطابق انکا جنازہ اُٹھایا۔ ریجنٹ اور انگاؤ سنگھ (تیسرا بھائی) بالفعل منی پور میں قید رہینگے۔ باقی تو قیدی ۱۸ تاریخ کو کالے پانی بھیجے گئے ✦

لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان نے ٹرکی سفیر کی صلاح دربارہ بندوبست تخلیہ مصر کے جواب میں کہا کہ معاہدہ ۱۸۸۲ء کے بعد سے بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ جنکی وجہ سے انکو اپنے ہمپایہ مدبران سلطنت سے رائے لینی ضرور ہے۔ مگر چونکہ وہ اسوقت بوجہ تعطیل مختلف جگہوں میں ہیں۔ اسلئے اس معاملہ کا تصفیہ آئندہ اکتوبر میں انکے لنڈن میں واپس آنے تک ملتوی رکھا جائے۔ اکتوبر بھی کچھ دور نہیں ✦

آریہ گزٹ فیروزپور بعنوان "دہلی میں پانچ

لکھتا ہو کہ "پیارے لال طفل نابالغ کا جو عیسائی ہو گیا تھا ایک جلسہ عام میں پرایشچت کرایا گیا - اُسکی آزمایش کے لئے چند سوالات پنڈت بھیم سین جی نے جوالا پرشاد آباد سے تار دیکر بلائے گئے تھے روبروئے جلسہ عام اُس سے کئے جنکے جواب اُسنے معقولیت کے ساتھ دئے" "معقولیت کے ساتھ اُسکے جوابوں کا خلاصہ یہہ ہو کہ " اب میں عیسائی مذہب کو اسوجہ سے راست نہیں خیال کرتا - کہ اسمیں سچے ایشور کی پرستش کا اپدیش نہیں ہو - کہیں تین خدا بتلائے جاتے ہیں - اور کہیں مردم پرستی کی تلقین ہو - اور سوائے ویدک دھرم کے کوئی مذہب ایسی صفات سے موصوف نہیں جسمیں وحدہٗ لاشریک کی پرستش ہو" اسکے بعد اس سے ہون کرایا گیا ؞ دیانندیوں کی سمجھ میں یہہ معقول دلیل ہو جو عیسائی مذہب کے راست نہ ہونے پر ایک لڑکے نے بیان کی - جسکو عیسائی ہوئے چند ہی روز کا عرصہ ہوا تھا - اور پھر مسیحیت کا منکر ہو کر تھوڑے ہی دنوں میں ویدک مت سے بھی واقف ہو گیا ؞ دانا لوگ آج کل ایسی باتیں سنکر دیانندیوں کی نسبت اپنے دلوں میں کیا خیال کرتے ہیں - صرف یہہ کہ وہ ایک دیانندی دام تزویر ہو جسمیں وہ ہندؤں کو مسیحی ہونے سے روک کر اُلجھائے رکھنا پسند کرتے ہیں - مگر کبتک ؟ ◆

دہلی کے برہمنوں نے ایک لڑکے کو جو مسلمان ہو گیا تھا بعد پرایشچت ہندو کر لیا - بنارس کے بڑے بڑے پنڈتوں سے بیوستھا (فتوے) لئے گئے تھے ؞ بقول اخبار عام یہہ اول شخص ہو جو دہلی میں مسلمان سے ہندو بنا ؞ (نور افشاں) بھلا یہہ تو نومسلم تھا جس کو پرایشچت کرکے پھر گویا ہندؤں میں شامل کر لیا - گو کہ یہہ ایک نئی بات ہو - لیکن عنقریب دیکھینگے کہ دہلی میں برہمن لوگ مسلمان سے ہندو بنانے لگے ہیں - اور کیا یہہ سب باتیں دلالت نہیں کرتیں کہ ہندو ذات کی قدیم قیود و حدود کو توڑنے میں اور روشنی و آزادی پھیلانے میں انجیلی قوت و تاثیر اس ملک میں کام کر رہی ہیں ؟ ◆

پچھلے ہفتہ میں لکھا گیا ہو کہ پٹنہ سے ایک عورت کی نعش پارسل میں بند ہوڑا اسٹیشن میں پہنچی ؞ انسپکٹر ناؤ فوراً تحقیقات کے لئے پٹنہ کو روانہ ہوئے - قاتل کا پتہ لگا یا جسکا نام عبداللہ جلد بند ہو - عورت کا نام اڑون ہو - قاتل کے پاس سنکھیا نکلی - وہ ایک گاؤں میں گرفتار کیا گیا - اور اسوقت مجسٹریٹ پٹنہ کے زیر حراست ہو ؞ گمشدہ زیورات کی نسبت مزید تحقیقات کی جا رہی ہو قاتل کا مکان محلہ عالم گنج میں ہو ◆ آصفی

انڈین کرسٹین ہیرلڈ لکھتا ہو کہ کلکتہ کرسٹو سماج میں گذشتہ پنجشنبہ ۹ جولائی کو بابو سوریندرو کمار دت نے بپتسما پایا - اور مسیحی کلیسیا میں داخل ہوئے ؞ بابو صاحب موصوف کلکتہ سٹی کالج کے طالب علم تھے ؞ سالوشن آرمی کی ایک میٹنگ میں اُنہوں نے دلی تبدیلی حاصل کی اور نجات دہندہ پر اپنے ایمان کا صاف ثبوت اُسکے نام کی خاطر سخت و سوزاں تکلیفات میں گذر کے دیا ؞ یہہ نوجوان سالوشن آرمی کے چند اور نو مریدوں میں سے ہو جو تھوڑے مہینے گذرے اسمیں شامل ہوئے ہیں ؞ وہ اب سالوشن آرمی کے لئے ایک جنگی سپاہی متعلم ہو کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں ◆

ہمارا معزز ہمعصر راجپوتانہ گزٹ خامہ فرسا ہو کہ ۱۰- اگست کی شب کو ریلوے اسٹیشن اجمیر پر چوری ہوئی - مال کی بھری ہوئی گاڑیاں جو لاین میں کھڑی تھیں - اُنمیں سے ایک گاڑی کو چوروں نے کاٹ کر ایک گٹھہ پارچہ کا کاٹا اور جسقدر کپڑا نکل سکا لے گئے - ریلوے پولیس ویجہ تحقیقات ہو مگر پتہ ندارد ؞ اس ہفتہ میں مہاراجہ گائکوار بڑودہ بطریق سیر و سیاحت یہاں تشریف لائے - سرکار مہارانی صاحبہ اور دیگر اعزا ہمراہ ہیں ؞ گائکوار بڑے سادہ مزاج رئیس ہیں - ذرا بھی ریاست کا غرور نہیں پایا جاتا خصوصاً کوٹ پتلون پہنے رہنے سے بالکل دکھنی بابو معلوم ہوتے ہیں ؞ کیوں نہ ہو - آخر تو انگریزی تعلیم و تہذیب کا نتیجہ ہو (پتلون کوٹ انگریزی تعلیم و تہذیب کا نتیجہ لوگوں نے غلط فہمی سے نکالا ہو) جھڑی اور جھکڑ اور قلت بارش کی شکایت میں لکھتے ہیں کہ "باشندگان اجمیر کے اعمال بد پھوا ہوا کے جھکڑ کو پھر حمایت پرلے آئے بلی موسم برسات کی گرمیاں دھری ہی رہیں - وہ بلا کا اندھکار چار روز تک چلا کہ جسقدر تخم ریزی ہوئی تھی زمین خشک ہو جانے سے تباہ و غارت ہو گئی بنیوں کی بن آئی" پھر آپ مولوی جمال علی صاحب نارنولی کی کامیابی و تاثیر وعظ میں یوں تحریر فرماتے ہیں - کہ ایک عیسائی اور ایک گوجری اس ہفتہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے - عیسائی مذکور کا نام جیمس+ بشیر ہو - یہہ مدتوں بنگالہ اور پنجاب میں پادریوں کے ساتھ رہکر دین عیسوی کی منادی کرتا رہا - مگر اب مولوی صاحب ممدوح کی مہربانی سے محمدی ہو کر دین اسلام کی خوشخبری سناتا ہو - اور اسکا نام غلام حسین رکھا گیا ہو ؞ آگے چلکر لکھتے ہیں کہ "تعزیوں کی تعداد سال گذشتہ سے بڑھی ہوئی تھی - دو سو چھیالیس تو چھوٹے بڑے تعزے ہم نے گنے ؞ دیوانجی صاحب اور خدام کے تعزیوں اور تخت وغیرہ کے سامنے مرثیہ خوانی بھی خوب ہوئی ؞ اسکے سال خاطر خواہ بارش نہ ہونے سے احتمال تھا کہ ملوسر میں پانی نہ ہو گا تو تعزے کہاں ٹھنڈے کئے جائینگے - مگر اماموں کا یہہ بھی ایک معجزہ تھا کہ ملوسر لبالب بھرا ہوا ملا - اور تمام تعزے بدستور ٹھنڈے ہوئے" (کیا یہہ ایک نئی روشنی والوں کے لئے قابل یقین معجزہ نہ ٹھہریگا ؟) ◆

+ یہہ ممدوح لوگوں سے ہوگا - ایڈیٹر

ہمعصر آفتاب پنجاب ناقل ہی کہ لکھنؤ کے محرم کے - جسکی تمام ہندوستان میں دھوم تھی - اب آخری دن نظر آرہے ہیں :- محرم کی پانچویں گذر گئی اور شہر میں بالکل خاموشی ہی - نہ تو وہ مجلسوں کی زیادتی ہی اور نہ وہ تزک و احتشام سے تعزیے اُٹھتے نظر آتے ہیں :- بیس برس اُس جانب کا ذکر نہیں - جو ہر سال تھا وہ اس سال نہیں - آئندہ دیکھئے کیا دیکھنے میں آتا ہی :- حسین آباد شاہ نجف میں بھی بمقابلہ سالہائے گذشتہ کے کسی قدر روشنی وغیرہ میں کمی ہی :- بہت سے لوگ لکھنؤ میں تھے جو محرم میں پیدا کرکے سال بھر کھاتے تھے - انکو محرم سنکے اس سال بھر رہیگا - کیونکہ کھانے کا پتہ نہیں ہی +

بقول عام مولوی ولایت علی نے جامع مسجد دہلی میں وعظ میں فرمایا کہ اگر اسلام قایم رکھنا چاہتے ہو تو اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم نہ دو :- صاحب عام بھی اس رائے سے اپنا اتفاق ظاہر کرکے لکھتے ہیں کہ انگریزی تعلیم دین کے لئے مضر ضرور ہی مگر دنیا کے لئے مفید ہی :- افسوس کہ لوگوں کے خیالات مذہب کے بارہ میں کیسے ناقص ہیں - کسی علم کا حاصل کرنا مذہب کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہی - رائے بدھان ملازم راجہ بلونت سنگھ آنجہانی والی تجارہ عربی کے ایک متبحر عالم تھے لیکن پکے ہندو تھے سنسکرت جاننے والے مسیحی ہندو مذہب کو نہیں قبول کرتے - اور دیندار عیسائی بنے رہتے ہیں :- انگریزی داں مسلمان کچے - بلکہ متعصب اور صوم و صلواۃ کے پابند دیکھنے میں آتے ہیں - پھر نہ معلوم مولوی ولایت علی صاحب اور اخبار عام کیوں انگریزی کو مضر مذاہب سمجھتے ہیں " دیکھئے اسطرح کی خام خیالیاں لوگوں میں سے کب دور ہونگی - اور وہ مذہب و علم و تہذیب کے مطلب کو کب سمجھینگے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

اخبار اسٹنڈرڈ نے ایک آرٹیکل میں لکھا کہ سلطنت برطانیہ مصر کو خالی نہیں کر سکتی ہی - اور سلطان کو اس بات سے آگاہ کیا ہی کہ وہ غیر سلطنتوں کے کہنے کو نہ سنیں +

ولایت انڈیا آفس میں گانجہ کا محصول بڑھانے کی بات اُٹھی ہی کہ گانجہ کا استعمال کم ہو +

ولایت میں مکتی فوج کے لئے ایک عبادتخانہ بصرف دو لاکھ پونڈ بنیگا - جنرل بوتھ صاحب فراہمی چندہ کے لئے افریکہ - اسٹریلیا - سیلون اور ہندوستان کا سفر کرینگے +

کانگریس صحبت لنڈن کے اعلیٰ ممبروں نے آسبرن میں حضور قیصر ہند سے ملاقات کی - کانگریس مذکور نے قرار دیا ہی کہ جو شخص مرض وبائی سے مرے اُسکی لاش ضرور جلائی جائے +

انگلستان اور فرانس اپنے پادریوں پر حملہ کرنیکا ہرجانہ چین سے طلب کرتے ہیں - وہ اسکے لئے ۶۵ لاکھ سکہ تیل مانگتے ہیں - امریکہ اپنے نقصان کا الگ مطالبہ کرتا ہی اور ایک جنگی جہاز روانہ کیا ہی +

فرانس میں ایک جماعت پیدا ہوئی ہی جو کہتی ہی کہ روس اور فرانس کی دوستی باعث خطر ہی اس دوستی سے جرمنی کو اشتعالک ہوگی جس سے خوف بگاڑ امن کا ہی +

زار روس کے قتل کی ایک اور خوفناک سازش ظاہر ہوئی - ۲۸ - افسر پکڑے گئے - منصوبہ یہہ تھا - کہ ولیعہد کو تخت پر بٹھلا کر پارلیمنٹ قایم کریں :- سات شخص قتل ہوئے ۲۶ پکڑے گئے +

سلطان روم کی رانمیں دورہ ہی - وہ خدیو مصر سے ناراض ہیں - وجہ ناراضی یہہ ہی کہ خدیو سلطانی تعلقات کو توڑتا ہی - اور یہہ بات خلاف دین اسلام ہی +

دوست ہند کے بقول کلکتہ سے ایک عرضی عمر رضا مندی کے خلاف پارلیمنٹ کو روانہ کی گئی ہی جسمیں اخبارات کی رائے شامل ہی اور ہزاروں آدمیوں کے دستخط ہیں - راجہ پیارے موہن مکرجی اس کے سرغنہ ہیں +

انگلشمین کا کرسپانڈنٹ غالب سمجھتا ہی کہ شہنشاہ روس اظہار محبت کے لئے معہ شہزادہ ولیعہد روس کے پیرس کو تشریف لے جائینگے +

مکہ میں جو مسافرخانہ حاجیان ہندوستان کے لئے جنا تجویز ہوا ہی اُسکی تعمیر کا تخمینہ ۳ لاکھ روپیہ لیا گیا - لیکن اسوقت تک صرف گیارہ ہزار ۶ سو بیاسی روپیہ پونے چودہ آنہ وصول ہوئے ہیں جو خرچ ہو چکے ہیں +

بمبئی میں ایک فقیر کو نو دن قید سخت کی سزا اس جرم میں دیگئی کہ اُس نے ایک مارواڑی کو بھیکھ دینے کے لئے مجبور کیا تھا - زبردستی کرکے بھیکھ مانگنے والوں کو سزا سے روکا جائے تو بہتر ہی +

حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے بنظر اعانت غربا و رفع شکایت قحط سالی دہلی سے متھرا تک ایک جدید ریلوے بنانیکی تجویز منظور فرمائی ہی +

نواب لاٹ صاحب نے پانچ سال کیواسطے پل جمن کی آمدنی کو جو قریب ۲۶ ہزار سالانہ کے ہی - آگرہ واٹر ورکس کی امداد کے لئے دیدیا ہی یہہ سیکڑہ کا ہوس ٹیکس جو تجویز ہوا تھا وہ معاف ہو گیا +

بقیہ مولود مقدس

دیکھا یہودیوں کا جو بھڑکا ہوا غضب　　ناچار بادشاہ نے پانی کیا طلب -
ہاتھ اُسنے اپنے روبرو اُن سبکے دہوئے تب　　غالب جو بزدلی تھی لگا کہنے وہ کہ اب
میں اسکے خوں سے پاک ہوا جانتے ہو تم
اسکو صلیب دو جو نہیں مانتے ہو تم -

ربّی کا اپنے دیکھا یہودا نے جب یہہ حال　　تب دل پہ اُسکے خوف سے صدمہ ہوا کمال
سردار کاہنوں سے وہ بولا بصد ملال　　مجھسے بڑا گناہ ہوا ہی کرو خیال ؛
میں بے گنہہ کے خوں میں عبث مبتلا ہوا
لو اپنے تم روپے میں کروں کیا یہہ کیا ہوا

بولے وہ ہمکو اس سے غرض کیا تو اپنی جان　　واپس نہ لینگے تجھسے روپے ہم ہماری مان
دیکھا جب اُسنے کام نہ آئے وہ بدگمان　　ہیکل میں جاکے پھینکدے سارے ہبلغان
یوں اپنے حق میں دونوں جہاں خوار کر گیا
پھانسی لگاکے آپ ستمگار مر گیا ؛

تمیز کے خلاف پلاطس نے بعد ازاں -　　کوڑے لگائے پشت مبارک پہ الاماں
اعدا کے ہاتھ سونپا گیا شاہ روح و جاں　　اندھیر ایسا ہوتا عدالت میں ہو کہاں -
گو نور آفتاب صداقت حضور تھا -
لیکن دلوں میں اُنکے اندھیرا ضرور تھا

لیکر چلے پیادہ اُسے باصد انتظام - ؛　　تھا آگے پیچھے عام خلایق کا ازدہام - ؛
باہر یروسلم کے تھا اک گلگتھا مقام　　کہتے تھے کھوپری بھی جسے سارے خاص و عام
کپڑے اوتار کر اُسے مصلوب تب کیا
افسوس سخت ظلم سے مارا غضب کیا

تاریکی تب تو چھاگئی دنیا میں یک بیک　　باقی نہ تھا قیام قیامت میں کچھ بھی شک
کیا رحم ہی نہ ٹوٹ پڑا لوئوں پر فلک ؛　　ہیکل کا پردہ پھٹ گیا اوپر سے نیچے تک
اس ماجرے سے ایک عجب بھید تھا کھلا
سب کے لئے خدا کیطرف راستا کھلا

جب کیلیں ٹھونکتے تھے مخالف ستم کے ساتھ　　خاموش تھا وہ کچھ بھی نہ کہتا تھا غم کے ساتھ
شاکی نہ تھا وہ ظلم کا اُنکے الم کے ساتھ　　آخر میں کچھ کہا تو یہہ بولا کرم کے ساتھ
اے رب معاف کر تو انہیں مے خبر نہیں
کرتے ہیں بیوقوفی سے اِن کو خبر نہیں -

۱۷۳ اپنوں نے دیکھو اپنے کی حرمت گنوائی ہائے　　کرتے رہے مسیح سے وہ بدگمانی ہائے
اب کیا کہوں زیادہ میں غم کی کہانی ہائے　　پھر کہہ کے ایلی ایلی لما سبقتانی ہائے ؛
بولا مسیح پاک خدا باپ روح لے
تجھکو سپرد کرتا ہوں میں آپ روح لے

۱۷۴ یوسف جو ایک ارمتیہ کا امیر تھا ؛　　اُسنے قریب جاکے پلاطس سے یوں کہا -
تو مجھکو لاش عیسیٰ مصلوب کی دلا -　　منظور اسکی عرض ہوئی تب تو اس نے جا -
خوشبو لگائی حضرت عیسیٰ کی لاش پر
اک سوتی کپڑا اوڑھا مسیحا کی لاش پر

۱۷۵ اک باغ میں قریب وہاں قبر تھی بنی　　رکھا گیا تھا اسمیں نہیں کوئی بھی کبھی
جائے صلیب سے وہ زیادہ قریب تھی　　اسواسطے اسی میں دھری لاش عیسوی
زاں بعد یاد آ جو گیا ایک کام اور
سردار کاہنوں نے کیا انتظام اور

۱۷۶ شنبہ کے روز اُنہوں نے پلاطس سے یوں کہا　　یاد آیا اور آج ہمیں ایک ماجرا ؛ ؛
کہتا تھا اپنے جیتے جی ہم سے وہ برملا -　　میں جی اُٹھونگا آئیگا جب روز تیسرا -
اسطرح انتظام عمل میں ہی لایا جائے
یعنی کہ اُسکی قبر پہ پہرہ بٹھایا جائے

۱۷۷ اُسنے کہا کہ خوب کرو اس کا انتظام -　　حاضر تمہارے واسطے یہہ فوج ہی تمام
پہرہ بٹھاکے اُسکی حفاظت کرو مدام　　بیشک خبر لئے رہو دن رات صبح و شام
پہرہ بٹھایا مہر بھی پتھر پہ ہو گئی ؛
لیکن جو بات ہونی تھی وہ سر پہ ہو گئی

۱۷۸ ہفتہ کے پہلے روز ہوئی جب عیاں سحر　　تب زندہ آپ ہو گیا اللہ کا پسر
آیا فرشتہ ایک اُتر کر جو قبر پر　　بھونچال سے تمام ہلے دشت و بحر و بر
کانپ اُٹھے پاسبان اُنہیں خوف آگیا
دل پر غبار حیرت و وسواس چھاگیا ؛

۱۷۹ سردار کاہنوں کو خبر دی انہوں نے جا　　سارا کہا جو آنکھ سے دیکھا تھا ماجرا
پر اُن سیہ دلوں نے انہیں یہہ سکھا دیا　　سوتے میں کوئی لاش چُرا کے لیگیا
کہدینگے بادشہ سے نہ تم مارے جاؤگے
سردار کاہنوں سے بھی انعام پاؤگے

(باقی دارد)

بقیہ خبریں

متھرا کا برج باسی اخبار شاکی ہو کر پادری سکاٹ صاحب و وار کا دھیش جی کے مندر کے پاس اپنی خفیہ طور پر خریدی ہوئی زمین پر گرجا بنواتے ہیں۔ کیا زمین بھی خفیہ طور پر خریدی جاسکتی ہے۔ ہندو اپنے مندروں اور عیسائی اپنے گرجاؤں میں رہیں۔ لڑوانے کی کیا ضرورت ہے +

کلکتہ شب دوشنبہ کو جگناتھ گھاٹ میں ایک کنسٹیبل نے کشتی پر سے ایک شخص کو گرفتار کیا۔ اُسنے ایک دوسرے شخص کو جو اُسی کشتی پر سوار تھا بہت زدوکوب کیا۔ اور دریا کے کنارے پھینک دیا تھا جو تھوڑی دیر کے بعد مر گیا +

رتناگرھی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مسجد کے تنازعہ پر باہم جنگ وجدل ہوئی۔ سو آدمی زخمی ہوئے۔ اور چار قریب المرگ ہیں ،، معلوم نہیں کہ آج کل ہندو مسلمانوں میں کیوں جابجا مذہبی جنگ ہوتی ہے اور دونوں قوموں میں روز بروز مخالفت بڑھتی چلی جاتی ہے +

بریلی کے ایک معزز خاندان کے نوجوان شخص نے خودکشی کرلی۔ ایک کاغذ اُسکے پاس سے نکلا جسمیں اُسنے لکھا تھا کہ مجھے خواب میں خودکشی کرنے کے لئے الہام ہوا تھا ،، آج کل لوگوں کو عجیب الہام ہوتے ہیں +

جگناتھ جی کی مورت مقام پوری سے ساتی پور لیجائینگے۔ جگناتھ جی نے ایک بڑھیا کو ایسا کرنیکی بشارت دی ہے۔ ساتی پور میں مورت مذکور کے لئے مندر تیار ہو رہا ہے۔ یہہ سب پنڈوں کی چالاکی ہے +

اخبار انڈین مرر کلکتہ پر توہین عدالت کا مقدمہ چلایا گیا تھا۔ وکیل اخبار کے توبہ کرنے اور معافی لکھدینے پر پیروی روک گئی۔ کہ وہ آئندہ ایسا نہ کریگا ،، اخبار مذکور نے بنگا باسی کے مقدمہ پر نکتہ چینی کی تھی +

ہمعصر مخبر صادق لکھتے ہیں کہ امرتسر میں ایک شخص اچھا بھلا صاحب ڈپٹی کمشنر کے اجلاس میں کھڑا کھڑا گر کر مر گیا۔ ایسی موت سے عبرت پکڑنا اور تیار رہنا لازم ہے +

مرشد آباد کے اہل سنت وجماعت نے سر چارلس کی خدمت میں ایک میموریل بدیں درخواست ارسال کیا ہے کہ کوئی ایسا سرکیولر جاری کیا جاوے کہ جسکے ذریعہ شیعہ لوگ تبرا کہنے سے رُک جائیں +

مہو میں کثرت بارش کیوجہ سے ۱۰۲۷ گھر گر گئے بازار میں پانچ فیٹ پانی چڑھ گیا ہے ۷۔ آدمی ہلاک ہوئے ۲۵۰ چارپائے بیجان ہوئے ۶ کشتیاں ٹوٹ گئیں +

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

نارووال کے انگلو ورنیکیولر لوئیر سکول کے لئے بتاریخ ۳۰۔ستمبر ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے ،، ایسے شخص کے واسطے جو مشنری روح رکھتا ہو یہہ ایک عمدہ میدان ہے ،، تنخواہ ساٹھ روپیہ ملینگے ،، اُمیدوار اپنی درخواست معہ نقل اسناد و سرٹیفکیٹ پادری آر بیٹمین صاحب کی خدمت میں بھیجیں +

معرفت پوسٹ آفس امرتسر۔

لودیانہ

شہر میں آج کل مرض ہیضہ کا زور ہے۔ پانچ چار کیس روزمرہ واقع ہوتے ہیں ،، جیلخانہ کے قیدیوں میں بھی ہیضہ پھیل گیا ہے۔ اور کئی قیدی اس موذی کا شکار ہو چکے ہیں۔ قریب سو ایک قیدی موضع جمالپور کے میدان میں بھیجے گئے ،، حکام بتوجہہ تمام شہر کے گلی کوچوں کی صفائی کے لئے تاکید مزید اور دیکھ بھال کرتے پھرتے ہیں ،، خداوند کریم رحم فرماکے اس مرض کو دفع کرے ،، دن کو دھوپ اور گرمی کی شدت رہتی اور رات کو کسیقدر سردی ہوتی ہے۔ بارش کی ابھی زیادہ ضرورت ہے +

مرزا غلام احمد صاحب مدعی مماثلت مسیح کی اب وہ گرما گرمی نہیں رہی۔ اور جیسا پہلے ہر کس و ناکس کی زبان پر اُنکے عجیب دعوی کا ذکر تھا اب بالکل سُننے میں نہیں آتا ،، سُنا گیا کہ لوکل حکام نے مولوی محمد حسین صاحب اور قادیانی صاحب دونوں کو لودیانہ سے چلے جانیکا حکم دیا تھا۔ متقدم الذکر تو پہلے ہی تشریف لیگئے تھے۔ اور موخر الذکر بعذر بیماری چندے مقیم رہنے کے لئے مستدعی ہوئے ،، اُس مباحثہ کی نسبت جسکا ہم گذشتہ اشاعتوں میں مختصرا ذکر کر چکے ہیں ایک بات یہہ بھی لکھنا مناسب جانتے ہیں کہ قادیانی صاحب نے بعد پڑھنے تحریری مباحثہ کے اپنے مثیل مسیح ہونے کے ثبوت میں اپنی تین پیشینگوئیاں حاضرین کے روبرو بیان کیں جو بقول اُنکے موبمو پوری ہوئیں اول یہہ کہ اُنہوں نے پیشینگوئی کی تھی کہ پنڈت دیانند بانی آریہ سماج تین مہینے کے اندر فوت ہو جائیگا۔ چنانچہ وہ عرصہ مذکور کے اندر ہی فوت ہوگئے ،، دوئم یہہ کہ شیخ مہر علی جنکے لئے پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ اُنہوں نے پیشینگوئی کی تھی کہ وہ بری ہو جائینگے اور وہ بری ہوگئے ،، تیسرے یہہ کہ دلیپ سنگھ کی آمد ہندوستان کیوقت اُنہوں نے خبر دی تھی کہ وہ ہندوستان میں نہ آئیگا اور کامیاب نہ ہوگا۔ پس ایسا ہی ہوا ،، ہم نے یہاں کے ایک معزز و ممتاز محمدی عہدہ دار سرکاری کے سامنے عند التذکرہ قادیانی صاحب کی مذکورہ پیشینگوئیوں کا ذکر کیا تو وہ ہنسنے لگ گئے ،، معلوم نہیں آ ور لوگ ان

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی مینیجر مشن پریس لودیانہ طبع ہوا